بسمہٖ سبحانہ

فکرِ عاقبت

''اے انسان! چشمِ بصیرت سے دیکھ اور سننے والے کانوں سے ہوش کے ساتھ سن اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو اور اس بات کو سمجھ کہ اس پروردگارِ حکیم نے تجھے بیکار پیدا نہیں کیا۔ اے اپنی عاقبت اور مآل کار سے بے خبر اس بات کو سوچ اور فکر کر کہ اس حکیم دانا نے تجھے پیدا کر کے طرح طرح کی نعمتیں تجھے عنایت فرمائیں اور اپنے بے انتہا احسانوں اور نعمتوں سے تجھے نوازا۔ اور تیرے ہی اعضاء وجوارح اور عقل سے تجھے معرفت عطا فرمادی اور تجھے تیرے وجود سے راہِ ہدایت پر لگایا اور تجھے حواسِ خمسہ اور عقل دے کر کسبِ ہدایت کا راستہ بتایا اور اپنے نورِ محبت اور حکمت کی کتاب قرآن اور انبیاؑء کو تیری طرف بھیج کر حجت تمام کردی اور فرمایا (قرآن کریم میں) کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے کہ تمہارا امتحان کرے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے اور فرمایا کہ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کو یونہی چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ نہ پوچھیں گے (یعنی ضرور پوچھا جائے گا) اور بہت سی آیات اور احادیث سے پیغمبر مختار نے خبر دی کہ تجھے دنیا میں لہولعب کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ ایک امرِ عظیم کے لئے چند دن برائے امتحان تجھے دنیا میں بھیجا گیا ہے تاکہ تو تحصیلِ معرفت اور طاعتِ خداوندی کے ساتھ عمل کر کے اپنے آپ کو عزت والی بارگاہ اور رحمت وعنایتِ الٰہی کے قابل بنا سکے اور عقوبات جہالت اور ضلالت سے بچتا ہوا عزت وکرامت والی وعدہ گاہ تک پہنچ جائے۔ ان باتوں کی تصدیق ایمان کے لئے لازم ہے اس کام کو تاخیر میں ڈالنا اور اس کا علاج نہ کرنا بے عقلی اور بدبختی کے سوا کیا ہوسکتا ہے۔ آیا تو خیال کرتا ہے کہ جب تک اپنے تمام کام انجام نہ دے لے گا مرے گا نہیں۔ حالانکہ زیر زمین پُر ہے، تیرے جیسے بے شمار حسرت سے نالہ وفریاد کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی تیری ہی طرح علاج نہ کیا۔ بلکہ لمبی لمبی آرزوؤں کے ساتھ آج اور کل پر ڈالتے رہے یہاں تک کہ موت نے آلیا اور ان کا ''کل کل'' ان کو فائدہ نہ دے سکا اور حسرت وندامت سے جو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی، آرزو کرتے ہیں، کاش ہم کو دنیا میں جانے کی اجازت مل سکے تاکہ عملِ خیر کریں چنانچہ حدیث اور روایت میں ہے کہ کیا تو خیال کرتا ہے کہ اس سخت سفر کا توشہ بغیر محنت کے مل جائے گا۔ حالانکہ حق تعالیٰ

فرماتا ہے: (قرآن کریم) ’’نہیں انسان کے لئے مگر وہ جس کے لئے کوشش کرتا ہے اور روزِ قیامت تم کو اسی کی جزا دی جائے گی جو دنیا میں عمل کرتے تھے۔‘‘ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کون ہے جو خدا سے زیادہ راست گو ہوگا یا قرآن کے خلاف کونسی اور سچی خبر تجھ تک پہنچی ہے جو قرآن سے صحیح تر ہوگی کہ تو مغرور ہوگیا کہ محض اسم بے مسمّٰی شیعہ و محبِ اہلبیتؑ رسمی طور پر اپنے پر چسپاں کرنے سے نجات پالے گا اور جہنم کی آگ سے جو میرے اور تیرے جیسے گناہگاروں کے لئے تیار ہے بچ جائے گا۔ اس کے علاوہ موت کی سختیاں اور قبر کے عذاب اور قیامت کے پُر ہول طبقات کہ جن کے فکر و ذکر نے شفیع قیامت مسند رسالت کو پر کر دیا آنحضرتؐ اور آپ کے اہلبیت و شیعیان حقیقی دن رات ان احوال اور عقوبات اور انجام عاقبت کار کے فکر میں محزون و متفکر اور نالہ و فریاد کرتے کرتے مضطرب و بیہوش ہو جاتے تھے چنانچہ حدیث ابودردا میں ہے۔ ضرار کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو محرابِ عبادت میں پروردگار عالم کی بارگاہ میں تضرع و استغاثہ کرتے دیکھا، ایسے شخص کے مانند جس کو سانپ نے کاٹا ہو یا ایسے شخص کی طرح جس پر بڑی عظیم مصیبت آپڑی ہو، گریہ و بکا کرتے دیکھا، گویا ابھی تک میرے کانوں میں آواز آرہی ہے آہ! آہ! زادِ راہ کم اور سفر بڑا طویل اور پرخطر، آہ! آہ! کتنے بڑے بڑے پر ہول اور وحشت ناک مناظر ہوں گے جن سے ناچار دوچار ہونا پڑے گا۔ علاوہ ازیں احوال ائمہؑ اور انبیاء علیہم السلام، کہ بارگاہِ خداوندی میں کس طرح عاجزی سے عرض کرتے تھے۔ اگر یہ باتیں جن کا ذکر ہے نہ ہوتیں تو وہ ہستیاں کبھی بھی اس طرح دنیا میں بیچارگی اور مظلومیت سے بسر نہ کرتیں مگر کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ یہ حضرات خوفِ خدا سے محزون اور آنکھیں ان احوال کے سننے سے اشکبار رہتی تھیں اور کبھی بھی یہ حضرات دنیا میں آرام سے نہ رہے، آخرت کے خوف میں ہمیشہ اس کے علاج میں مصروف تھے۔ پس تو اپنے آپ کو خدا کے حضور میں عزت والا سمجھتا ہے خدا سے ڈر اور اپنے آپ پر رحم کر اور سمجھ کہ اگر تو سچے شیعوں میں سے ہوتا تو ان کے فرمان کے مطابق عمل کرتا اور ان کے دشمنوں کے افعال سے اجتناب کرتا۔ پس جب آج ان کی دوستی کا نام تجھے افعالِ شنیع سے روکنے اور ان کے دشمنوں سے علٰیحدگی اختیار کرنے سے نہیں روک سکا تو اس دن روزِ حشر جس کے ہول ہر طرف سے گھیر لیں گے اور گناہگاروں کے ساتھ عذابِ خداوندی سے جو جزا ہے ہر اعمال کی کہ کس طرح اپنے آپ کو بچا سکے گا۔ جناب امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: اے جابر کیا یہ کافی ہے کہ کوئی اپنے آپ پر لفظ شیعہ کو چسپاں کرے اور ہم اہلبیتؑ کی محبت کا دعویٰ کرے، خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہے۔‘‘